



سوال

(124) تراویح اور تہجد میں کیا فرق ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلاؤ سے جو ہدیری عبدالرشید لکھتے ہیں ”قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ وضاحت فرمائیں کہ کیا ایک رات میں تراویح اور تہجد کے بعد تہجد بھی پڑھی جاسکتی ہے؟ اور کیا تہجد اور تراویح ایک ہی نماز کے دو نام ہیں؟ تراویح سونے سے پہلے پڑھی جاتی ہے اور تہجد سو کر اٹھنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ بعض لوگ تراویح و تہجد سمیت پڑھنے کے بعد تہجد پڑھنے کو بھی جائز قرار دیتے ہیں۔“

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

در اصل تراویح اور تہجد رات کی نماز کے دو نام ہیں۔ رات کو سو کر اٹھنے کے بعد جو نفلی عبادت کی جاتی ہے اسے قیام اللیل اور تہجد کہا گیا ہے اور اگر یہی نماز رمضان میں سونے سے پہلے پڑھی جائے تو اسے قیام رمضان یا تراویح سے تعبیر کیا گیا۔ عام طور پر قیام اللیل کو تہجد اور قیام رمضان کو تراویح کہا گیا ہے قرآن حکیم کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر نماز تہجد ضروری قرار دی گئی۔ فرمایا:

وَمِنَ اللَّيْلِ فَسُجِّدْ لَهُ نَافِلَةً لَكَ ... ۷۹ ... سورة الاسراء

”اور رات کے کچھ حصے میں آپ قرآن کے ساتھ جاگیں۔ یہ اجر میں آپ کے لئے زیادہ ہوگا۔“

مختلف احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ نماز تہجد ہی کو رمضان المبارک میں نماز تراویح کہا گیا۔

چنانچہ ترمذی شریف کی حدیث ہے۔ حضرت ابو ذر روایت کرتے ہیں:

قال صنار رسول اللہ ﷺ فلم يصل بنا حتى بقى سبع من الشهر فقام بنا حتى ذهب ثلث الليل ثم لم يقيم بنا فى الثالثه وقام بنا فى الخامسه حتى ذهب شطر الليل فقام بنا رسول الله ﷺ فقلت لى لينا هذه؟ فقال انه من قام مع الامام حتى ينصرف كتب له قيام ليلة ثم لم يقيم بنا حتى بقى ثلاث من الشهر فصلى بنا فى الثالثه ودعا ابله ونساء فقام بنا حتى تحوفا الفلاح فقلت له ما الفلاح قال السحور۔ (سنن ترمذی ج ۱ رقم الحدیث ۶۳۶)

”حضرت ابو ذر لکھتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ آپ نے ہمارے ساتھ پورا مہینہ جماعت کے ساتھ کوئی نماز نہ پڑھائی۔ یہاں تک کہ



سات دن باقی رکئے تو پھر ایک رات آپ نے ہمارے ساتھ تہائی رات قیام فرمایا۔ اس کے بعد پھر آپ نے پچھوس رات کو آدھی رات تک قیام کیا۔ ہم نے عرض کیا اللہ کے رسول اگر آپ باقی رات بھی ہمیں عطا کر دیتے تو کیا لہجھا ہوتا۔ آپ نے فرمایا جو امام کے ساتھ عبادت کرنے کے بعد پھر اس کے ساتھ واپس چلا جانا ہے اس کی ساری رات کی عبادت لکھی جاتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے ستائیسویں کو ہمارے ساتھ نماز پڑھی اور اپنے اہل و عیال کو بھی ساتھ بلایا اور اتنی دیر تک ہمارے ساتھ رات کا قیام کیا کہ ہمیں یہ خوف لاحق ہو گیا کہ ہماری سحری فوت نہ ہو جائے۔“

اب اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے ساری رات قیام کیا۔ یہاں تک کہ سحری کا وقت قریب آ گیا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر تہجد کی نماز آپ نے کس وقت پڑھی۔ کیونکہ رات ساری تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام کے ساتھ تراویح کی نماز پڑھتے ہوئے گزاری۔ ایک دوسری روایت یہ بھی ہے کہ ظاہر ہے کہ رمضان المبارک میں وہی نماز تہجد جو حضور ﷺ پڑھا کرتے تھے۔ اس سے تو بالکل واضح ہو گیا کہ تہجد اور تراویح ایک ہی نماز ہے۔ بس رمضان المبارک میں اس نماز کو تراویح کہا گیا۔

اور پھر رمضان المبارک میں تراویح و ترسمیت ادا کرنے کے بعد پھر تہجد پڑھنے کی کوئی تک نہیں۔ کیونکہ و تررات کی نماز میں آخری ہونا چاہئے۔ جیسا کہ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ایکم خاف ان لا یقوم من آخر اللیل فلیوتر ثم لیرقد من وثق بقیام من آخر اللیل فلیوتر من آخره فان قرأه آخر اللیل محضوۃ و ذالک افضل۔ (مسلم مترجم ج کتاب الصلوۃ المسافرین باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات النبی ﷺ فی اللیل وان الوتر رکعۃ وان الرکعۃ صلوۃ صحیحہ ص ۲۵۳)

’آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جسے یہ ڈر ہو کہ وہ وتر کے لئے رات آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا تو وہ وتر پڑھ کر سوتے۔ اور جسے یقین ہو کہ وہ آخر رات میں اٹھے گا وہ آخری حصے میں وتر پڑھے اس لئے کہ اس وقت رحمت کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہی افضل ہے۔“

اس لئے جو لوگ رمضان کے علاوہ تہجد پڑھتے ہوں انہیں بھی وتر آخر میں ہی پڑھنا چاہئے بہر حال یہ نماز تہجد ہی ہے جسے رمضان المبارک میں حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام نے زیادہ اہتمام و شوق سے ادا کیا اور یہی نماز تراویح ہے۔ جہاں تک تراویح کے بعد پھر تہجد پڑھنے کا مسئلہ ہے اس کا بظاہر کوئی ثبوت یا دلیل نہیں ہاں جو لوگ مزید نوافل ادا کرنے چاہتے ہوں تو ان پر کوئی پابندی ہے اور نہ ہی ان نوافل کی کوئی تعداد مقرر ہے۔ لیکن ایسے لوگوں کو بھی چاہئے کہ اگر وہ رات کے آخری حصے میں مزید نفل پڑھنا چاہتے ہوں تو پھر وتر موخر کر دیا کریں اور نماز تراویح کے ساتھ وتر نہ پڑھیں بلکہ مزید نوافل ختم کرنے کے بعد وتر پڑھیں یہی افضل ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص 293

محدث فتویٰ